AL-HIKMAH INTERNATIONAL

خطبه جمعه

بعنوان

قربانی کا حقیقی مقصد اور حکمت

سلسلة منبر الحكمة

207

بتاریخ: 24 جولائی 2020

بمطابق: ٢ ذوالحجه ١٤٤١ هج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5 ڈی 1، ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اھم نکات

1......قربانی کی اہمیت، قرآن وسنت کی روشنی میں
2......قربانی کا حقیقی مقصد اور حکمت
3......قربانی کی مختلف صورتیں
4......اسلام مخالف افکار ونظریات کی قربانی
5......خواہشات کی قربانی
6......وقت اور صلاحیتوں کی قربانی
7......مال وجان کی قربانی
8......قربانی اور جذبہ ایثار کے واقعات
9......سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں کے بے مثال نمونے
10 ...... خاتمہ بحث

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:ارشادِباری تعالیٰ ہے:

﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ﴾ [حج:37]

((إِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ إِلٰی صُوَرِکُمْ وَ أَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ إِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ أَعْمَالِکُمْ))

تمہید:

قربانی کا اصل مقصد دلوں کا تقویٰ اور اخلاص ہے، اللہ کے ہاں یہی چیز اہم ہے۔لہٰذا جو شخص قربانی دے رہا ہے وہ دیکھے کہ اپنے معمولات میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کس قدر کرتا ہے اور جلوت وخلوت میں نافرمانی سے کتنا بچتا ہے؟ اللہ کے احکام وقوانین کا کس قدر پابند ہے؟ کس قدر اپنی توانائیاں اور مال اللہ کی راہ میں صرف کرتا ہے؟ مثلا: کیا قربانی کے جانور کا اہتمام اس نے رزق حلال سے کیا ہے؟ قربانی میں اس کا جذبہ اطاعت وایثار کس قدر کارفرما ہے؟ اور اسی نوعیت کی دوسری شرائط جو قربانی کی اصل روح اور تقویٰ کا متعین کرتی ہیں اگر موجود ہیں تو امید ہے کہ قربانی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ کے حضور قابل قبول ہوگی۔

کسی بھی عبادت میں اگر دل کا تقویٰ اور اخلاص نہیں ہے تو وہ محض ایک رسم ہے، جس کا دنیا و آخرت میں کوئی فائدہ نہیں۔

اسی نکتہ کو علامہ اقبال نے ان اشعار میں واضح کیا ہے:

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی

فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

قربانی کی اہمیت، قرآن وسنت کی روشنی میں

قربانی کی اہمیت پر قرآن وسنت کے بے شمار دلائل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات ہیں۔ چند ایک پیش خدمت ہیں:

قربانی کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں:

①...... نبی کریم ﷺ کو قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ❋فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ❋اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ [الکوثر:1-3]

”بلاشبہ ہم نے تجھے کوثر عطا کی۔ پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ یقیناً تیرا دشمن ہی لاولد ہے۔“

②...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ❋لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [الأنعام:162-163]

”کہہ دو! بیشک میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں حکم ماننے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔“

③...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ﴾ [الحج:34]

”اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک قربانی مقرر کی ہے، تاکہ وہ ان پالتو چوپاؤں پر اللہ کا نام ذکر کریں جو اس نے انھیں دیے ہیں۔ سو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے فرماں بردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کو خوش خبری سنا دے۔''

④......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [الصٰفات:102]

''پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے چھوٹے بیٹے! بلاشبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ بیشک میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، تو دیکھ تو کیا خیال کرتا ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! تجھے جو حکم دیا جا رہا ہے کر گزر، اگر اللہ نے چاہا تو تو ضرور مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔''

قربانی کی اہمیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

①......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ ، وَلَمْ يُضَحِّ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا))

''جو شخص آسودہ حال ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے، تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔''

[حسن] سنن ابن ماجه:3123

②......مِخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً))

''اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی ہے۔''

[حسن] سنن ابن ماجه:3125

③......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَذْبَحُوا ، إِلَّا مُسِنَّةً ، إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً ، مِنَ الضَّأْنِ))

''صرف مسنہ (دانتا جانور) ذبح کرو، البتہ جب وہ تم پر دشوار ہو تو بھیڑ کا جذعہ (ایک سالہ بچہ) ذبح کرو۔''

صحيح مسلم:1963

وضاحت:

مُسِنَّہ: وہ جانور جس کے دودھ کے دانت ٹوٹ چکے ہوں۔ عموماً جب اونٹ پانچ برس پورے کر کے چھٹے میں داخل ہو جائے ہو۔ گائے بیل اور بھینس جب وہ دو برس پورے کر کے تیسرے میں داخل ہو جائیں۔ بکری اور بھیڑ جب ایک برس پورا کر کے دوسرے میں داخل ہو جائیں، جذعہ اس دنبہ یا بھیڑ کو کہتے ہیں جو سال کا ہو جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ))

''نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں۔اس طرح آپ ﷺ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔''

صحيح البخاري:5558

⑤......براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ ، فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا))

''آج کے دن کی ابتداء ہم نماز (عید) سے کریں گے پھر واپس آ کر قربانی کریں گے جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پا لے گا۔''

صحيح البخاري:5560

⑥......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ ، وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ))

''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی اس نے اپنی ذات کے لیے جانور ذبح کیا اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوئی۔اس نے مسلمانوں کی سنت کو پا لیا۔''

صحيح البخاري:5546

⑦......جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ ، فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، رَآهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَقَالَ : مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى ، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ))

''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ قربانی کی۔کچھ لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ (نماز پڑھ کر) واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنی قربانیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا ہے، اسے چاہیئے کہ وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے جانور نہیں کیا اسے چاہیئے کہ وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔‘‘

صحيح البخاری:5500

⑧......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاةِ فَلْيُعِدْ))

’’جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے۔‘‘

صحيح البخاری:954

⑨......سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ ، وَكَانَ المُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ))

’’ہم مدینہ منورہ میں قربانی کے جانور کو کھلا پلا کر فربہ کیا کرتے تھے اور عام مسلمان بھی قربانی کے جانور کو اسی طرح فربہ کیا کرتے تھے۔‘‘

صحيح البخاری:5553

قربانی کا حقیقی مقصد اور حکمت

1......قربانی سے مقصود رضائے الٰہی کا حصول:

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ [حج:37]

’’اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون اور لیکن اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچے گا۔‘‘

اہم نکات:

1......اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا۔

2......اللہ کو قربانی کرنے والے کا اخلاص درکار ہے۔

3......قربانی پر تکبیر پڑھنا چاہیے۔ بسم الله والله اكبر۔

2......قربانی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

أُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾ [الأنعام:162-163]

''کہہ دے بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں حکم ماننے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔''

3......قربانی نام ہی اخلاص کا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وما أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنفاءَ وَيُقِيْمُوْا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكاةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴾ [البينة:5]

''اور ان کو بس یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کرو، اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے، بالکل یکسو ہو کر، اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔ یہی نہایت صحیح اور درست دین ہے۔''

قربانی کا مقصود اور حکمت، احادیث کی روشنی میں

1......قربانی دل کے تقویٰ کا نام ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ [الحج:32]

''یہ اور جو اللہ کے نام کی چیزوں کی تعظیم کرتا ہے تو یقیناً یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ أَعْمَالِكُمْ))

''اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔''

صحیح مسلم:2564

2......اللہ تعالیٰ خالص عمل قبول کرتا ہے:

سیدنا ابو اُمامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا ، وَابْتُغِىَ بِهِ وَجْهُهُ))

''بے شک اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو، اور اس سے اللہ کی رضا مقصود و مطلوب ہو۔''

[حسن صحیح]سنن نسائی:3140

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

3......اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

"تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔ پس جس کی ہجرت (ترک وطن) دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو۔ پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لیے ہوگی جنھیں حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔"

صحيح البخاری:1

4......قربانی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ ،))

"اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو جانور کو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے۔"

صحيح مسلم:1978

5......اللہ تعالیٰ صرف پاک مال قبول کرتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَأَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا--- ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، يَا رَبِّ ، يَا رَبِّ ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟))

"اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے۔۔ پھر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے اور گرد و غبار میں بھرا ہے اور پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور لباس اس کا حرام ہے اور غذا اس کی حرام ہے پھر اس کی دعا کیونکر قبول ہو۔

صحيح مسلم:1015

ان آیات اور احادیث سے دل کے تقویٰ اور اخلاصِ نیت کی اہمیت ظاہر ہے، اس لیے قربانی خالص اللہ کی رضا کے لیے ہونی چاہیے، نہ دکھاوا مقصود ہو اور نہ شہرت، نہ فخر اور نہ یہ خیال کہ لوگ قربانی کرتے ہیں تو ہم بھی کریں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خالص نیت کا فائدہ:

بعض اوقات نیت درست ہو تو عمل کے بغیر ہی بلند مقامات تک پہنچا دیتی ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس آئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا:

((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ ؟ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ))

''مدینہ میں کئی لوگ ہیں کہ تم نے کوئی سفر نہیں کیا اور نہ کوئی وادی طے کی ہے مگر وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول للہ! مدینہ میں رہتے ہوئے؟ فرمایا: ہاں! مدینہ میں رہتے ہوئے، انھیں عذر نے روکے رکھا۔''

صحیح البخاری: 4423

قربانی کی مختلف صورتیں

1......اللہ تعالیٰ کے حکم کو سرتسلیم خم کرنا:

قربانی کی حکمت اور مقصد پر غور کیا جائے تو اس میں سب سے اہم ترین پہلو سرتسلیم خم کرنا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم اور قانون کے مطابق ایک بے زبان ہمارے سامنے مطیع وفرمانبردار، بے اختیار اور لا چار ہیں اسی طرح ہمیں بھی اس مالک حقیقی کے سامنے سرتسلیم خم ہوجانا چاہیے اور اپنے آپ کو بعض چیزوں میں بے اختیار اور لا چار سمجھیں۔ قربانی کی یہی وہ حکمت اور مقصد ہے جس کی تکمیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمائی:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَتَلَّهُۥ لِلْجَبِينِ﴾ [الصّٰفّٰت:103]

''تو جب دونوں نے حکم مان لیا اور اس نے اسے پیشانی کی ایک جانب پر گرا دیا۔''

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام دونوں باپ بیٹے نے قربانی کی حکمت ومقصد کو پالیا اور اپنی جبین نیاز کو جکا دیا اور خود کو سرتسلیم خم کر دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنَادَيْنَٰهُ أَن يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ٭ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَآ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِينَ ٭ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَٰٓؤُا الْمُبِينُ﴾ [الصّٰفّٰت:104-107]

''اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم۔ یقیناً تو نے خواب سچا کر دکھایا، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ بیشک یہی تو یقیناً کھلی آزمائش ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

2......غلط افکار ونظریات کی قربانی:

قربانی کی حکمت یہ ہے کہ انسان اپنے وجود،نظریات،افکار اور جذبات سے دست بردار ہوکر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کردے اور خود کو اسکا فقیر و غلام سمجھے،یہی وہ حکمت ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ*لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ [الأنعام:162-163]

''کہہ دیجئے! بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں حکم ماننے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔''

3......عقلی اور ذہنی برے خیالات کی قربانی:

انسان کے عقائد ونظریات قرآن وسنت والے ہوں۔اگر تمہاری عقل اور دل نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمان بردار ہوجائے تو تم نے قربانی کی حکمت و مقصد کو پالیا۔اسی بات کو حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے:

سیدنا ابو اُمامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ))

[صحیح]سنن ابی داود:4681

''جس نے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے محبت کی، اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دشمنی کی، اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دیا، اللہ تعالیٰ ہی کے لیے روکا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔''

جس شخص کے دلی جذبات اور کیفیات کا حال یہ ہو کہ اس کی محبت ونفرت کا معیار اللہ اور اس کا رسول بن جائے،اس کی سخاوت و بخل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو،اس کی زندگی کی ہر حرکت وسکنات کی منزل اللہ تعالیٰ کی ذات اور دین بن جائے تو اس نے بھی قربانی کی حکمت و مقصد کو پالیا۔

4......پُرکشش اشیاء کی قربانی:

جب انسان عقل ودل کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کردیتا ہے تو پھر لا یخافون کی منزل پالیتا ہے۔اس کے سامنے خوشنما نعرے اور بڑے پُرکشش نظریات آتے ہیں۔کوئی کہتا ہے کہ مذہب کو ریاست میں دخل اندازی نہیں۔کوئی کہتا ہے کہ ہر انسان کو مادر پدر آزاد ہونا چاہیے۔کوئی کہتا ہے کہ اختلاط ومردوزن میں کوئی حرج نہیں۔کوئی جنسی انارکی اور بے راہروی کے لیے عقلی دلائل دیتا ہے۔مختلف قسم کے نظریات کے درمیان اللہ کا بندہ اٹھتا ہے اور کہتا ہے: اے عقلوں کے متوالوں اور خواہشات کے اسیروں! مجھے بتاؤ کہ حکم ربی کیا ہے؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

5......مال کی قربانی:

اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی دینا قابل قدر ہے، مگر ان قربانیوں کی قدر و قیمت موقع کے لحاظ سے متعین ہوتی ہے۔ راہ حق میں جو مال بھی صرف کیا جائے وہ اللہ کے ذمے قرض ہے، اور اللہ اسے نہ صرف یہ کہ کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس دے گا بلکہ اپنی طرف سے مزید اجر بھی عنایت فرمائے گا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جانی اور مالی قربانی پیش کی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لیے ان کی سنتوں کو زندہ و جاوید بنا دیا۔ اگر ہم بھی دنیا و آخرت میں ذکر خیر چاہتے ہیں تو اپنے مال و جان کو دین اسلام اور اُمت مسلمہ کی خدمت میں صرف کریں۔

قربانی اور جذبہ ایثار کے واقعات

قربانی کا ایک بڑا فلسفہ مسلمانوں میں حقیقی جذبہ ایثار بیدار کرنا ہے۔ اس احساس کو بیدار کرنا ہے کہ اگر کبھی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر مال و دولت، قوم و ملت چھوڑنے کی نوبت آئی تو ہم سب اللہ کی راہ میں قربان کر دیں گے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور سلف صالحین نے دین حنیف اور اُمت مسلمہ کے لیے قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی سچی محبت اور جذبہ ایثار و قربانی کی گواہی دی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الحشر:9]

”اور وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچا لیئے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔“

①......انصار صحابہ کا جذبہ ایثار:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا کہ انھیں بحرین میں (جاگیر کی تحریر) لکھ دیں۔ انھوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم تو اس وقت تک جاگیر نہیں لیں گے، جب تک آپ ہمارے قریشی بھائیوں کو بھی ویسی ہی جاگیر نہ لکھ دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ چاہے گا ان کو بھی مل جائے گا۔ انصار اصرار کرتے رہے کہ قریشی بھائیوں کے لیے بھی جاگیر لکھ دیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا:

”تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، تو تم مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔“

صحیح البخاری:3163

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

②......سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بے مثال قربانی:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم صدقہ کریں، اتفاق سے اس وقت میرے پاس دولت تھی، میں نے کہا: اگر میں کسی دن ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سبقت لے جا سکوں گا تو آج کا دن ہو گا، چنانچہ میں اپنا آدھا مال لے کر آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اپنے گھر والوں کے لیے تم نے کیا چھوڑا ہے؟، میں نے کہا: اسی قدر یعنی آدھا مال، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے کر حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا:

((مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ: لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا))

”اپنے گھر والوں کے لیے تم نے کیا چھوڑا ہے؟، انہوں نے کہا میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں، تب میں نے (دل میں) کہا: میں آپ سے کبھی بھی کسی معاملے میں نہیں بڑھ سکوں گا۔

[حسن] سنن ابی داود:1678

③......جذبہ ایثار کا بے نظیر واقعہ:

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب (خود ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی مراد ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھوکے حاضر ہوئے، آپ نے انہیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا۔ (تاکہ ان کو کھانا دیں) ازواج مطہرات نے کہا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی کون مہمانی کرے گا؟ ایک انصاری صحابی بولے میں کروں گا۔ چنانچہ وہ ان کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر تواضع کر، بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے، انہوں نے کہا جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلا دو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو (بھوکا) سلا دیا، پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انہوں نے اسے بجھا دیا، اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں، لیکن ان دونوں نے (اپنے بچوں سمیت رات) فاقہ سے گزار دی، صبح کے وقت جب وہ صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((ضَحِكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجِبَ، مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾))

”تم دونوں میاں بیوی کے نیک عمل پر رات کو اللہ تعالیٰ ہنس پڑا یا (یہ فرمایا کہ اسے) پسند کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ---﴾

صحیح البخاری:3798

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......اُخوت و بھائی چارہ کی عمدہ قربانی:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا بھائی چارہ سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کرا دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ مالدار آدمی تھے۔ انہوں نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا:

((أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ ، قَالَ :بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ))

’’میں اور آپ میرے مال سے آدھا آدھا لے لیں۔ اور میں (اپنی ایک بیوی سے) آپ کی شادی کرا دوں۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ کے مال میں برکت عطا فرمائے۔‘‘

صحیح البخاری:2049

⑤......محبوب مال کی عظیم قربانی:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عنہ مدینہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ اپنے کھجور کے باغات کی وجہ سے۔ اور اپنے باغات میں سب سے زیادہ پسند انہیں بیرحاء کا باغ تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ، یعنی تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

((يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران:92) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاء ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ))

’’اے اللہ کے رسول! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ اور مجھے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اس لیے میں اسے اللہ تعالیٰ کے لیے خیرات کرتا ہوں۔ اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں۔ اللہ کے حکم سے جہاں آپ ﷺ مناسب سمجھیں اسے استعمال کیجئے۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوب! یہ تو بڑا ہی آمدنی کا مال ہے۔ یہ تو بہت ہی نفع بخش ہے۔‘‘

صحیح البخاری:1461

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خواہشات کی قربانی

عیدالاضحیٰ اور انسانی خواہشات کی قربانی کے حوالے سیاد رکھنے والی اہم بات یہ ہے کہ ہم جانور کو تو ذبح کر دیتے ہیں، مگر اپنی خواہشات کے گلے پر چھری پھیرنا گوارا نہیں کرتے۔ عیدالاضحیٰ گزر جاتی ہے مگر ہمارے قلوب واذہان قربانی کے حقیقی جذبوں سے خالی ہی رہتے ہیں۔

مسلمان جانوروں کی صورت میں ہر سال قربانی تو کرتے ہیں لیکن اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے قربان کرنے کے لیے تیار ہی نہیں ہیں۔ بلکہ ہم نے خواہشات کے ایسے بت بنا لیے کہ چھوڑنا ناگزیر ہو گیا ہے۔ خواہشات کو معبود بنا لینے کا مطلب ہے کہ نسان اپنی خواہش کا بندہ بن کر رہ جائے۔ جو جی چاہے کر گزرے، خواہ حرام اور نافرمانی کا کام ہو۔ اسی بارے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰيهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً﴾ [الجاثية:23]

''پھر کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنا معبود اپنی خواہش کو بنا لیا اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا۔''

خواہش پرست کی مثال:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰيهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ [الاعراف:176]

''اگر ہم چاہتے اسے ان آیتوں کے ذریعہ سے بلندی عطا کرتے، مگر وہ تو زمین کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش نفس ہی کے پیچھے پڑا رہا، لہٰذا اس کی حالت کتے کی سی ہوگئی کہ تم اس پر حملہ کرو، تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے۔ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ تم یہ حکایات ان کو سناتے رہو، شاید کہ یہ کچھ غور وفکر کریں۔''

کتے کی مثال:

اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حالت کو کُتّے سے تشبیہ دی ہے جس کی ہر وقت لٹکی ہوئی زبان اور ٹپکتی ہوئی رال ایک نہ بجھنے والی آتش حرص اور کبھی نہ سیر ہونے کا پتہ دیتی ہے۔ پیٹ کا بندہ توقعات کی دنیا دل میں لیے، زبان لٹکائے، ہانپتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کانپتا کھڑا ہی رہے گا۔ ساری دنیا کو وہ بس پیٹ ہی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس شہوتِ شکم کے بعد اگر کوئی بدترین خواہش شہوت رانی ہے۔ پس تشبیہ کا مدعا یہ ہے کہ دنیا پرست آدمی جب علم اور ایمان کی رسی تڑا کر بھاگتا ہے اور نفس کی اندھی خواہشات کے ہاتھ میں اپنی باگیں دے دیتا ہے تو پھر کتے کی حالت کو پہنچے بغیر نہیں رہتا، ہمہ تن پیٹ اور ہمہ تن شرمگاہ۔

خواہش پرستی گمراہی ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰيهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾

[القصص:50]

''اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴾ [الروم:29]

''بلکہ وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا وہ جانے بغیر اپنی خواہشوں کے پیچھے چل پڑے، پھر اسے کون راہ پر لائے جسے اللہ نے گمراہ کر دیا ہو اور ان کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں ہیں۔''

خواہش پرست سے بچنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ [الکھف:28]

''اور اس شخص کا کہنا مت مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام ہمیشہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾ [ص:26]

''اور خواہش کی پیروی نہ کر، ورنہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں، ان کے لیے سخت عذاب ہے، اس لیے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے۔''

خواہشات کو ترک کرنے پر جنت کی بشارت:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ارشادِ باری تعالیٰ

﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ❋ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى﴾

[النازعات:40-41]

''اور رہا وہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے نفس کو خواہش سے روک لیا۔ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔''

وقت اور صلاحیت کی قربانی

وقت اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے جس کا ایک بھی لمحہ جو ذکر الٰہی اور فکر دین کے بغیر گذرا وہ روزِ قیامت حسرت بن جائے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانور کی صورت میں قربانی پیش کرتے ہیں وہاں اپنے وقت اور صلاحیتوں کی بھی قربانی دیں تا کہ خاندان، معاشرہ اور قوم وملک بے راہ روی کا شکار ہونے سے بچ جائے۔ پوری کائنات میں دین اسلام کا غلبہ ہو سکے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیاب ہو سکیں۔

سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ القِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيْمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ))

''قیامت کے دن کسی بندے کے پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، اور اس کے علم کے متعلق کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔''

[صحيح] سنن الترمذی:2417

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ))

''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔''

صحيح البخاری:6412

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں کے بے مثال نمونے

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو آپ علیہ السلام کی مکمل زندگی قربانیوں سے عبارت ہے۔ فرمان ربانی ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ﴾ [البقرۃ:124]

''اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں کے ساتھ آزمایا تو اس نے انھیں پورا کر دیا۔ فرمایا بیشک میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ کہا اور میری اولاد میں سے بھی؟ فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنے رب کے تابع فرمان ہو جاؤ۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایسے تابع فرمان ہوئے کہ انہوں نے ہر چیز اپنے رب کے حکم پر نچھاور کر دی۔

- ......اللہ تعالیٰ کے لیے گھر سے بے گھر ہوئے (مال کی قربانی)
- ......توحید باری تعالیٰ کے لیے آگ میں کود پڑے (جان کی قربانی)
- ......اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیٹے کی قربانی دی (اولاد کی قربانی)
- ......اللہ تعالیٰ کے حکم سے اہل وعیال کو اکیلا چھوڑ دیا (اہل وعیال کی قربانی)
- ......اللہ تعالیٰ کے لیے ہجرت کی (وطن کی قربانی)
- ......توحید باری تعالیٰ کے لیے پوری زندگی جنگ وجدل بحث ومباحثے (صلاحیتوں کی قربانی)
- ......توحید باری تعالیٰ کے لیے پوری زندگی بچپن، جوانی اور بڑھاپے کی آزمائشیں (زندگی بھر کی قربانی)

خاتمہ بحث:

اگر ہم حقیقی طور پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پیروکار ہیں تو اپنی زندگی میں مذکورہ بالا قربانیاں دیکھیں! کیا ہمارے عقائد ونظریات، اعمال وکردار سیدنا ابراہیم علیہ السلام جیسے ہیں؟ قربانی کے جانور ذبح کرنے سے پہلے اپنے سے چند ایک سوالات ضرور کریں اور پھر اپنے آپ کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام جیسا بنانے کی کوشش کریں۔ یقیناً ایسا کرنے سے باری تعالیٰ آپ کو بے شمار نعمتوں سے نوازے گا جو نسل در نسل چلنے والی ہوں گی۔

چند سوالات

1......کیا میں اور میرے اہل خانہ توحید پرست ہیں؟ یا قبر، حجر اور شخصیت پرست؟

2......کیا میں اور میرے اہل خانہ دین اسلام کی آبیاری کے لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرح قربانیاں پیش کر سکتے ہیں؟

3......کیا میں اور میرے اہل خانہ دین کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر سکتے ہیں؟

4......کیا میں اور میرے اہل خانہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی جان، مال اور اولاد قربان کر سکتے ہیں؟

5......کیا میں اور میرے اہل خانہ دین حنیف کے لیے اپنے وقت اور صلاحیتوں کی قربانی دے سکتے ہیں؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

6......کیا میں اور میرے اہل خانہ قرآن وسنت کے لیے ذات، عزت اور قوم کی قربانی دے سکتے ہیں؟
گر تو یہ سب ممکن اور جواب کے لیے تیاری ہے تو یہ ارشادِ باری میرے اور آپ کے لیے آج بھی ہے:
﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ❁قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ❁اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ❁وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾ [الصٰفات:103-107]

''تو جب دونوں نے حکم مان لیا اور اس نے اسے پیشانی کی ایک جانب پر گرا دیا۔ اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم۔ یقیناً تو نے خواب سچا کر دکھایا، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ بیشک یہی تو یقیناً کھلی آزمائش ہے۔ اور ہم نے اس کے فدیے میں ایک بہت بڑا ذبیحہ دیا۔''

بقول:

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

خلاصہ جمعہ

قربانی کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
﴿اِنَّاۤ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ❁فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ❁اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ [الکوثر:1-3]

②......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ❁لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [الأنعام:162-163]

③......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ﴾ [الحج:34]

④......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىْۤ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِىْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [الصٰفات:102]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قربانی کی اہمیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

①......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ ، وَلَمْ يُضَحِّ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا))

[حسن] سنن ابن ماجه:3123

②......مِخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً))

[حسن] سنن ابن ماجه:3125

③......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَذْبَحُوا ، إِلَّا مُسِنَّةً ، إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً ، مِنَ الضَّأْنِ))

صحيح مسلم:1963

④......سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ))

صحيح البخاري:5558

⑤......براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ ، فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا))

صحيح البخاري:5560

⑥......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ ، وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ))

صحيح البخاري:5546

⑦......جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ ، فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، رَآهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَقَالَ : مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى ، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری:5500

⑧......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيُعِدْ))

صحیح البخاری:954

⑨......سیدنا ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ المُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ))

صحیح البخاری:5553

قربانی کا حقیقی مقصد اور حکمت

1......قربانی سے مقصود رضائے الٰہی کا حصول:

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾[حج:37]

2......قربانی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ❋لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [الأنعام:162-163]

3......قربانی نام ہی اخلاص کا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وما أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوْا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البينة:5]

قربانی کا مقصود اور حکمت، احادیث کی روشنی میں

1......قربانی دل کے تقویٰ کا نام ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ [الحج:32]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ إِلَى قُلُوْبِكُمْ وَ أَعْمَالِكُمْ))

صحیح مسلم:2564

2......اللہ تعالیٰ خالص عمل قبول کرتا ہے:

سیدنا ابواُمامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا ، وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ))

[حسن صحیح]سنن نسائی:3140

3......اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا ، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

صحیح البخاری:1

4......قربانی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ ،))

صحیح مسلم:1978

5......اللہ تعالیٰ صرف پاک مال قبول کرتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَاَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا--- ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، يَا رَبِّ ، يَا رَبِّ ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟))

صحیح مسلم:1015

خالص نیت کا فائدہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس آئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا:

((إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ ؟ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَسَبَهُمُ الْعُذْرُ)

صحیح البخاری: 4423

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قربانی کی مختلف صورتیں

1......اللہ تعالیٰ کے حکم کو سر تسلیم خم کرنا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ﴾ [الصٰفات:103]

﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّـٰٓاِبْرٰهِيْمُ ❋ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ❋ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓـؤُا الْمُبِيْنُ﴾ [الصٰفات:104-107]

2......غلط افکار ونظریات کی قربانی:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ❋ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [الأنعام:162-163]

3......عقلی اور ذہنی برے خیالات کی قربانی:

سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ))

[صحیح]سنن ابی داود:4681

قربانی اور جذبہ ایثار کے واقعات

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الحشر:9]

①......سیدنا ابو بکر صدیق کی قربانی

((مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، قُلْتُ: لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا))

[حسن] سنن ابی داود:1678

③......جذبہ ایثار کا بے نظیر واقعہ:

((ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ ، أَوْ عَجِبَ ، مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾))

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ---﴾

صحیح البخاری:3798

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......اُخوت و بھائی چارہ کی عمدہ قربانی:

سعد رضی اللہ عنہ مالدار آدمی تھے۔ انہوں نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا:

((أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ ، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ))

صحيح البخاري:2049

⑤......محبوب مال کی عظیم قربانی:

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

((يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران:92) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ)) صحيح البخاري:1461

خواہشات کی قربانی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً﴾ [الجاثية:23]

خواہش پرست کی مثال:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ [الاعراف:176]

خواہش پرستی گمراہی ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

[القصص:50]

دوسری جگہ فرمایا:

﴿بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَّهْدِىْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نّٰصِرِيْنَ﴾ [الروم:29]

خواہش پرست سے بچنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ [الکهف:28]

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾ [ص:26]

خواہشات کو ترک کرنے پر جنت کی بشارت:

ارشادِ باری تعالیٰ

﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ❋ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى﴾

[النازعات:40-41]

وقت اور صلاحیت کی قربانی

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ)) صحیح البخاری:6412

سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ القِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ))

[صحیح] سنن الترمذی:2417

خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03014843312
03034125519
03326453333

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام
03424449009
حافظ فیض اللہ ناصر
03214697056

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com